آیت ولایت در شان علی ابن ابوطالب (علیہ السلام)

تحریر و تحقیق : آغا قسور عباس حیدری حفظہ اللہ

نزول آیت الولایة علیٰ امیر المومنینؑ

السند الصحیح

حدثنا ابو محمد بن حیان ، قال حدثنا محمد بن العباس بن ایوب، قال: حدثنا عبداللہ بن سعید الکندی قال: حدثنا ابو نعیم، قال: حدثنا موسی بن قیس الحضرمی[من رجال ابی داود والنسائی] عن سلمه بن کھیل قال:

تصدق علی علیه السلام بخاتمه وھو راکع فنزلت (انما ولیکم الله ورسوله) الایة.

سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے اپنی انگوٹھی صدقہ کی جبکہ وہ رکوع کی حالت میں تھے پس یہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ (سورہ مائدہ آیت ۵۵) نازل ہوئی۔

(مانزل من القرآن فی علیؑ صفحہ ۸۲، امام ابو نعیم اصفہانی)

اسنادی بحث

ابو محمد بن حیان:

انکا پورا نام ''امام ابو محمد، عبداللہ بن جعفر بن محمد بن حیان المعروف ابوالشیخ'' ہے۔

یہ ثقہ امام و محدث ہیں جیسا کہ ذہبی، ابن مردویہ، خطیب، ابوالقاسم، ابونعیم اصفہانی نے انکی توثیق کی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۶)

محمد بن العباس بن ایوب:

انکا پورا نام ''محمد بن العباس بن ایوب، ابوالجعفر اصفہانی المعروف ابن الاخرم'' ہے۔

ابن حجر عسقلانی انہیں ''من الفقہاء المتقین'' کہہ کر انکی توثیق کرتے ہیں۔

(لسان المیزان جلد ۷ صفحہ ۲۲۶)

امام ذہبی انکو "امام کبیر، حافظ اور فقیہ" لکھتے ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء جلد۷ صفحہ۱۴۴)

امام سیوطی انکو "ثقہ محدث حافظ" لکھتے ہیں۔

(طبقات الحفاظ صفحہ۳۱۸)

عبدالله بن سعید الکندی:

انکا پورا نام "عبداللہ بن سعید بن حصین الکندی" ہے۔ یہ بخاری مسلم کے راوی ہیں۔

ابن حبان، یحیٰ بن معین، ابوحاتم، نسائی، شطوی، ابوزرعہ، مسلمہ بن قاسم، خلیلی، ابن حجر انکی توثیق کرتے ہیں۔

(تہذیب الکمال جلد۱۵ صفحہ۲۷)

ابونعیم:

انکا پورا نام عَمرو بن حماد بن زہیر بن درہم کنیت ابونعیم ہے اور فضل بن دکین انکا لقب ہے۔ یہ امام بخاری کے اساتذہ میں سے ہیں۔

یعقوب بن شیبہ، احمد بن حنبل، یحیٰ بن معین، موصلی، ابوزرعہ، علی بن مدینی، ابوحاتم، عجلی نے انکی توثیق کی۔

ابونعیم کہتے ہیں کہ ابن مبارک نے میری کتاب کو دیکھا پس کہا میں نے اس سے صحیح کتاب نہیں دیکھی (یعنی انکی تمام روایات صحیح تھیں)۔

(تہذیب الکمال جلد۲۳ صفحہ۱۹۷)

موسی بن قیس الحضرمی:

ابن شاہین، احمد بن حنبل، یحیٰ بن معین، ابو حاتم، ابن طھمان نے اسکی توثیق کی ہے۔

(تہذیب الکمال جلد ۲۹ صفحہ ۱۳۵)

ابن حجر عسقلانی اسے صدوق لکھتے ہیں۔

(تقریب التہذیب صفحہ ۹۸۴)

ابن نمیر اسے ثقہ کہتے ہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۷)

سلمہ بن کھیل:

یہ تابعی ہیں اور احمد بن حنبل، یحیٰ بن معین، عجلی، ابن سعد، ابوزرعہ، ابو حاتم، نسائی، یعقوب بن شیبہ، نے انکی توثیق کی ہے۔

سفیان کہتے ہیں کہ سلمہ ارکان میں سے ایک رکن ہیں۔

عبدالرحمٰن بن مھدی کہتے ہیں کہ سلمہ کی حدیث کی کوئی مخالفت نہیں جو اسکی مخالفت کرے وہ خطا کار ہے۔

(تہذیب الکمال جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۶)

طالب دعا

يا عليّ قلنا أظللت على رسول الله وأنا معه إلّا وضرب بين كتفي وقال : يا سلمان هذا وحزبه هم المفلحون

الحديث: (٧٧٠ من هذا الكتاب ص ٢٥٤).

النور المُشْتَعَل
من
كتاب
ما نزل من القُرآن في عليّ عليه السلام

تأليف الحافظ أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق المعروف بأبي نعيم الإصبهاني المولود عام (٣٣٤) المتوفى (٤٣٠).

جَمَعَهُ وَرَتَّبَهُ وَقَدَّمَ له وَعَلَّق عليه
الشيخ محمّد باقر المحموديّ

١٥ ـ حدّثنا أبو محمد بن حيان ، قال : حدّثنا محمّد بن العباس بن أيوب ، قال : حدّثنا عبد الله بن سعيد الكندي قال : حدّثنا أبو نعيم ، قال : حدّثنا موسى بن قيس الحضرمي [من رجال ابي داود والنسائي] عن سلمة بن كهيل قال :

تصدق علي عليه السلام بخاتمه وهو راكع فنزلت : ﴿ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ ﴾ الآية(١) .

= هكذا رواه عنه السيوطي ـ بعدا ما وضعناه بين المعقوفات ـ في مسند عبد الله بن العبّاس من كتاب جمع الجوامع : ج ٢ ص ٤٥١ ط ١ .

ثم قال : وفيه «مطلّب بن زياد» وثقه أحمد وابن معين . وقال أبو حاتم : لا يحتج به .

(١) ورواه أيضاً الحافظ ابن عساكر في الحديث : (٩١٦) من ترجمة أمير المؤمنين من تاريخ دمشق ج ٢ ص ٤٠٩ قال :

أخبرنا خالي أبو المعالي القاضي أنبأنا أبو الحسن الخلعي أنبأنا أبو العباس أحمد بن محمد الشاهد ، أنبأنا أبو الفضل محمّد بن عبد الرحمان بن عبد الله بن الحارث الرملي أنبأنا القاضي حملة بن محمد أنبأنا أبو سعيد الأشجّ [عبد الله بن سعيد بن حصين الكندي] أنبأنا أبو نعيم الأحول [عمرو بن حماد فضل بن دكين] عن موسى بن قيس : عن سلمة [بن كهيل] قال : تصدّق علي بخاتمه وهو راكع فنزلت : ﴿ إنما وليُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴾ .

ورواه أيضاً ابن كثير نقلاً عن ابن عساكر ، في ترجمة أمير المؤمنين عليه السلام من تاريخ البداية والنهاية ج ٧ ص ٣٥٧ وفيه : « جملة بن محمّد »

ورواه أيضاً السيوطي في تفسير الآية الكريمة من تفسير الدرّ المنثور : ج ٢ ص ... قال :

واخرج ابن أبي حاتم وأبو الشيخ وابن عساكر ، عن سلمة بن كهيل قال : تصدّق

آیت ولایتؑ در شان علیؑ

ہم نے حال ہی میں آیت ولایت صحیح سند کے ساتھ مولا علیؑ کی شان میں ثابت کی جس پہ مرزا بلال بیگ صاحب کا اعتراض وارد ہوا کہ جس کتاب سے حوالہ دیا گیا وہ کتاب ثابت نہیں۔

تو جناب ہم کہتے ہیں کہ وہی سند اب ہم آپکی ایک اور تفسیر سے نقل کر رہے ہیں۔

حدثنا ابو سعید الاشج ثنا فضل بن دکین ابو نعیم الاحول ، ثنا موسی بن قیس الحضرمی عن سلمه بن کهیل قال:

تصدق علی بخاتمه وهو راکع فنزلت (انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلوة و یوتون الزکوة وهم راکعون)

(تفسیر ابن ابی حاتم صفحہ ۱۱۶۲)

یہ لیں جناب وہی صحیح سند یہاں بھی ثابت ہے اور جناب نے ابن کثیر کا قول پیش کیا کہ یہ آیت مولا علیؑ کی شان میں ثابت نہیں تو لیں پھر ہم دلائل دے رہے ہیں انکار کر کے دکھائیں۔

ہم مفسرین و علماء جنہوں نے بالجزم اس آیت کا نزول مولا کے بارے میں لکھا ہے ان کے نام اور انکے اقوال نقل کرینگے لیکن اس سے پہلے ہم حسان بن ثابت کا ایک شعر نقل کر رہے ہیں جو کہ انہوں خصوصی طور پر اسی واقعہ پر لکھا۔ حسان بن ثابت لکھتے ہیں:

اباحسن تفدیک روحی و مهجتی — وکل بطیء فی الهدیٰ و مسارع

فانت الذی اعطیت اذ کنت راکعا — فدتک نفوس الخلق یاخیر راکع

بخاتمک المیمون یا خیر سید — و یا خیر شار ثم یا خیر بائع

فانزل فیک الله خیر ولایة — وبینهما فی محکمات الشرائع

ترجمہ: اے ابوالحسنؑ تجھ پر میری روح و جان فدا ہو۔ اور تم وہ ہو کہ تم نے عطا کی (انگوٹھی) جبکہ تم حالت رکوع میں تھے۔ تمام خلق کے جانیں تم پر فدا ہوں اے بہترین رکوع کرنے والے۔ اپنی انگوٹھی دینے والے اے بہترین سید۔ اے بہترین خریدنے اور بیچنے والے۔ اللہ نے تیرے بارے میں بہترین ولایت نازل کی۔ اور اسے واضح شریعت کے محکمات میں بیان کیا۔

(۱۔ المناقب صفحہ ۲۳۸، امام ابن مردویہ، ۲۔ فرائدالسمطین صفحہ ۱۹۰، ۳۔ المناقب الخوارزمی صفحہ ۲۶۵، ۴۔ تفسیر روح المعانی جلد ۶ صفحہ ۱۶۷، ۵۔ تذکرۃ الخواص صفحہ ۱۹، ۶۔ دررالسمطین صفحہ ۱۰۸، علامہ زرندی حنفی، ۷۔ کفایۃ الطالب صفحہ ۲۲۹، حافظ یوسف گنجی شافعی)

<u>پھر اسی طرح ایک اور شعر میں کہتے ہیں:</u>

من ذا بخاتمه تصدق راكعا — و اسره فی نفسه اسرار

من كان بات علىٰ فراش محمد — و محمد اسرى يوم الغار

من كان فی القران سمی مومنا — فی تسعا ايات تلين غزار

ترجمہ:

کون ہے وہ جس نے حالت رکوع میں اپنی انگوٹھی صدقہ کی۔ اور اس راز کو اپنے آپ تک راز ہی رکھا۔ کون ہے وہ جو محمد کے بستر پر سویا جبکہ محمد غار کی طرف جا رہے تھے۔ کون ہے وہ جسکا نام قرآن میں مومن آیا ہے۔ نو آیات میں جو کہ کثرت سے پڑھی جاتی ہیں۔

(تذکرۃ الخواص صفحہ ۱۹، المناقب صفحہ ۲۳۸، امام ابن مردویہ)

آگے ہم ان علماء و مفسرین پر آتے ہیں جنہوں نے بالجزم اس آیت کا شان نزول مولا علیؑ کے بارے میں لکھا ہے۔ ملاحظہ کریں ۱۸ علماء و مفسرین:

۱. امام السدی (متوفی ۱۲۸ ھ):

یہ آیت مولا علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور مسجد میں ایک سائل تو مولا نے اپنی انگوٹھی اسکو دے دی۔

(تفسیر السدی الکبیر صفحہ ۲۳۱)

۲. امام نسفی (متوفی ۷۰۱ ھ):

یہ آیت مولا علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ انہوں نے حالت رکوع میں انگوٹھی خیرات کی۔

(تفسیر نسفی صفحہ ۲۸۶)

۳. امام ابن الجزی (متوفی ۷۴۱ ھ):

یہ آیت مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی جب مولا نے سائل کو انگوٹھی خیرات کی۔

(تفسیر تسہیل لعلوم التنزیل صفحہ ۲۴۲)

۴. امام بیضاوی (متوفی ۷۹۱ ھ):

یہ آیت مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی جب مولا نے حالت رکوع میں سائل کو انگوٹھی خیرات کی۔

(تفسیر البیضاوی جلد ا صفحہ ۴۴۶)

۵. امام ابن عطیہ (متوفی ۵۴۶ ھ):

جمہور مفسرین کا قول ہے بلکہ اتفاق ہے کہ یہ آیت مولا علیؑ کے حق میں نازل ہوئی۔

(تفسیر محرر الوجیز جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

۶. علامہ جار اللہ زمخشری (متوفی ۵۳۸ ھ):

یہ آیت مولا کے حق میں نازل ہوئی جب مولا نے حالت رکوع میں انگوٹھی خیرات فرمائی۔

(تفسیر الکشاف جلد۲ صفحہ ۲۵۸)

۷۔ مجاھد:

یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ آیت مولا علی کے حق میں نازل ہوئی۔

(تفسیر ابن عطیہ جلد۲ صفحہ ۲۱۰)

۸۔ امام خازن (متوفی ۷٤١ھ):

یہ آیت معین شخص کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(تفسیر خازن جلد۱ صفحہ ۵۰۶)

۹۔ امام آلوسی بغدادی (متوفی ۱۲۷۰ھ):

اس بارے میں غالب اخباری (ناقلین) ہیں کہ یہ آیت مولا علی کی شان میں نازل ہوئی۔

(تفسیر روح المعانی جلد۶ صفحہ ۱۶۷)

۱۰۔ امام علی بن سلطان قاری حنفی (متوفی ۱۰۱٤ھ):

یہ آیت مولا علی کے حق میں نازل ہوئی۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۶)

۱۱۔ امام قرطبی (متوفی ۶۷۱ھ):

اس آیت کی تفسیر میں تین چار اقوال نقل کر کے اسی قول پر اعتماد کرتے ہوئے مزید دلائل نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت مولا علی کے حق میں نازل ہوئی۔

(تفسیر قرطبی جلد۸ صفحہ ۵۵)

۱۲۔امام ابو المظفر سمعانی (متوفی ۴۸۹ھ):

یہ آیت مولا علیؑ کے حق میں نازل ہوئی۔

(تفسیر القرآن جلد۲ صفحہ ۴۷)

۱۳۔علامہ نظام نیشاپوری (متوفی ۸۵۰ھ):

وہ بھی بالجزم اسی قول کی طرف مائل ہیں کہ یہ آیت مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

(تفسیر غرائب القرآن جلد۲ صفحہ ۶۰۵)

۱۴۔ملا سعد الدین تفتازانی (متوفی ۷۹۳ھ):

اس بات پر مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیت مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی جب مولا نے حالت رکوع میں انگوٹھی خیرات کی۔

(شرح مقاصد جلد۵ صفحہ ۲۷۰)

۱۵۔علامہ جمال الدین الزرندی حنفی (متوفی ۷۵۰ھ):

اس قول پر اعتماد کرتے ہیں کہ یہ آیت مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

(دررالسمطین صفحہ ۱۰۶)

۱۶۔امام سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ):

اسی قول پر اعتماد کرتے ہیں کہ یہ آیت مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی اور آگے اسی کے اثبات پر مزید کچھ شواہد نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

فهذه شواهد يقوى بعضها بعضا

پس یہ (مزید) بعض شواہد بعض کو قوی کرتے ہیں

(لباب النقول صفحہ ۱۰۴)

۱۷۔ علامہ محب الدین طبری (متوفی ۶۹۴ھ):

یہ آیت مولا کی شان میں نازل ہوئی۔

(ذخائر العقبیٰ صفحہ ۱۵۹)

۱۸۔ شیخ الشافعیہ شرف الدین بن عبدالواحد الموصلی (متوفی ۶۵۷ھ):

یہ آیت مولا علی کے حق میں نازل ہوئی۔

(نعیم المقیم لعترۃ النبا العظیم صفحہ ۲۴۵)

نتیجہ

اب صحابہ تابعین ومفسرین ومحدثین سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ آیت مولا علی کی شان میں نازل ہوئی لہٰذا ان علماء ومحدثین کے سامنے ابن کثیر یا کسی دوسرے تیسرے کی کوئی وقعت نہیں۔

(طالب دعا)